مسلح تصادم کے دوران ضعیف العمر افراد کا تحفظ: اسلام اور بین الاقوامی قانون انسانیت کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد عادل*

تعارف

انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی انسانوں کے درمیان اختلافات و تصادم کی بھی بنیاد پڑی اور جب سے انسانوں کے درمیان قتل وقتال اور اختلافات و تصادم کا سلسلہ شروع ہوا ہے، اسی وقت سے جنگی اخلاقیات بھی کسی نہ کسی شکل میں رائج رہی ہیں۔ دین اسلام نے ظہور کے ساتھ ہی دیگر احکامات کے ساتھ ہی جنگی اخلاقیات و قوانین بھی پیش کئے، البتہ جنگی اخلاقیات کو بین الاقوامی سطح پر باقاعدہ مدون شکل میں لانے میں ڈیڑھ صدی کا عرصہ لگا۔

دنیا کے گلوبل ویلج بن جانے کے بعد جب بین الاقوامی سطح پر قوانین و معاہدات وجود میں آنے لگے، تو جنگی اخلاقیات و قوانین کو بھی منظم و مدون شکل میں لانے کی کوششیں شروع ہوئیں، جس کی باقاعدہ بنیاد 1863ء میں پڑی اور آج ڈیڑھ صدی کی مسلسل کوششوں کے بعد بین الاقوامی قانونِ انسانیت (International Humanitarian Law) کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔

اسلامی قانونِ سیر اور بین الاقوامی قانون انسانیت (IHL) کا ایک اہم مقصد مسلح تصادم کے وقت غیر مقاتلین کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔ دیکھا جائے تو ضعیف العمر افراد معاشرے کا کمزور ترین طبقہ ہے اور موجودہ دور میں ہر طرح کے مسلح تصادم میں ضعیف العمر لوگوں کو مختلف قسم کی مشکلات و مظالم کا سامنا ہے۔ لہٰذا اب ضرورت اس امر کی ہے کہ جنگی قوانین کو موثر انداز میں نافذ کرکے مسلح تصادم کے وقت غیر مقاتلین خصوصاً ضعیف العمر افراد کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے۔

دین اسلام سے وابستہ معاشروں میں ان قوانین کو موثر بنانے کا سب سے بہترین طریقہ ان قوانین کے مذہبی پہلوؤں کو اجاگر کرنا ہے۔ اسی طرح بین الاقوامی قوانین سے متعلقہ دفعات کو نقل کرکے معاشرے کے جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو بھی اس سلسلہ میں ہم آواز بنایا جاسکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے زیرِ نظر آرٹیکل میں ضعیف العمر افراد سے متعلق اسلامی قانونِ سیر و بین الاقوامی قانون انسانیت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تاکہ معاشرے کو ان قوانین سے روشناس کراکے ان افراد کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔

اس تحقیقی مقالہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلے حصے میں بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں ضعیف العمر افراد سے متعلق جنگی اخلاقیات پر مبنی دفعات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں اسلامی قانونِ سیر کی روشنی میں ضعیف العمر افراد سے متعلق جنگی احکامات کا جائزہ لیا گیا ہے جبکہ تیسرے حصے میں آرٹیکل سے اخذ شدہ نتائج ذکر کی جائیں گی اور تجاویز بھی دی جائے گی۔

آئی ایچ ایل (IHL) میں ضعیف العمر افراد سے متعلق جنگی اخلاقیات

بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں ضعیف العمر افراد کو تحفظ دینے کے حوالہ سے دو قسم کی دفعات موجود ہیں:

(1) جن میں ضعیف العمر افراد کا باقاعدہ ذکر کیا گیا ہے (2) جن میں وضاحت کے ساتھ ضعیف العمر افراد کا نام نہیں لیا گیا۔

ذیل میں دونوں اقسام سے متعلق دفعات کا الگ الگ ذکر کیا جاتا ہے:

---

* لیکچرر اسلامک اسٹڈیز، باچہ خان یونیورسٹی چارسدہ، خیبر پختونخوا

کسی بھی مسلح تصادم کے وقت افراد کو دو گروہوں Combatantsاور Civilian میں تقسیم کیا جاتا ہے۔آئی ایچ ایل میں سیویلین کی تعریف ان الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے:

"A civilian is any person who does not belong to the armed force[1] "-

ترجمہ: شہری سے مراد ہر وہ شخص ہے جو مسلح افواج میں شامل نہ ہو۔

شہری کی تعریف میں جنگ میں حصہ نہ لینے والے افراد چاہے جس بھی جنس یا عمر ہوں شامل ہو جاتے ہیں۔پھر شہری اور ان کی تنصیبات کے متعلق واضح ہدایات دی گئی کہ دورانِ جنگ ان کو نشانہ نہیں بنانے سے گریز کیا جائے گا:

"shall at all times distinguish between the civilian population and combatants and between civilian objects and military objectives and accordingly shall direct their operations only against military objectives[2] ".

ترجمہ: ہر صورت میں شہری آبادی اور مسلح افراد کے درمیان فرق کیا جائے۔اسی طرح شہری اور فوجی تنصیبات میں واضح امتیاز کر کے اپنی کاروائیوں کو صرف فوجی تنصیبات تک محدود رکھا جائے۔

اسی طرح چاروں جینوا کنونشنز میں مشترکہ آرٹیکل نمبر 3 میں بھی جنگ میں حصہ نہ لینے والوں کے متعلق عمومی طور پر یہی بات کی گئی ہے کہ ہر حال میں ان سے انسانی سلوک کیا جائے گا۔

مندرجہ بالا دفعات میں اگرچہ وضاحت کے ساتھ **ضعیف العمر** افراد کا ذکر نہیں کیا گیا ہے، لیکن چونکہ وہ سیویلین میں شامل ہوتے ہیں، لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ دفعات مسلح تصادم کی صورت میں **ضعیف العمر** افراد کو قانونی تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

دوسری قسم کے دفعات یہاں نقل کی جاتی ہیں، جن میں وضاحت کے ساتھ ضعیف العمر افراد کا ذکر کیا گیا ہے:

جنیوا کنونشن نمبر 4 دفعہ 14 میں کہا گیا ہے:

"In time of peace, the High Contracting Parties and, after the outbreak of hostilities, the Parties thereto, may establish in their own territory and, if the need arises, in occupied areas, hospital and safety zones and localities so organized as to protect from the effects of war, wounded, sick and ***aged persons*** *,children under fifteen, expectant mothers and mothers of children under seven[3] ".*

ترجمہ: امن کے وقت اور تصادم شروع ہونے کے بعد معاہدہ کرنے والی فریقین اپنے زیرِ انتظام علاقوں اور بوقت ضرورت مقبوضہ علاقوں میں بھی ہسپتال اور محفوظ مقامات بنائیں جہاں پر زخمی، بیمار، **ضعیف العمر بوڑھے** ،۱۵ سال سے کم عمر بچے، حاملہ عورتیں اور ایسی مائیں جن کے ساتھ ۷ سال سے کم عمر کے بچے ہوں، جنگ کے اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔

جنیوا کنونشن نمبر 4 دفعہ 17 میں کہا گیا ہے:

"The Parties to the conflict shall endeavor to conclude local agreements for the removal from besieged or encircled areas, of wounded, sick, infirm, and ***aged persons*** *,children and maternity cases, and for the*

passage of ministers of all religions, medical personnel and medical equipment on their way to such areas[4]".

ترجمہ: متصادم فریقین کو چاہیئے کہ وہ متنازعہ یا زیرِ قبضہ علاقوں میں ایک ایسے معاہدہ کو ختمی شکل دینے کی کوشش کریں کہ زخمیوں، بیماروں، **ضعیف العمر بوڑھوں**، بچوں، زچگی کے معاملات، مذہبی پیشواؤں، طبّی عملہ وآلات کی ان علاقوں میں آمدورفت یقینی بنائی جاسکے۔

ان دفعات میں ضعیف العمر افراد کا وضاحت کے ساتھ ذکر کرکے ان کو مسلح تصادم کے وقت کسی بھی قسم کے تشدد سے تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔

شریعتِ اسلامی میں ضعیف العمر افراد سے متعلق جنگی اخلاقیات

اسلامی قانون جنگ چونکہ قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور دیگر ماٰخذ سے مستنبط ہے، لہٰذا ان ماٰخذ سے بالترتیب ضعیف العمر بوڑھوں سے متعلق جنگی اخلاقیات ذکر کی جاتی ہیں:

قرآن کریم سے ثابت ضعیف العمر افراد سے متعلق جنگی اخلاقیات

اسلامی قانون جنگ کا پہلا ماٰخذ قرآن کریم ہے، جس میں انتہائی وضاحت کے ساتھ یہ حکم دیا گیا ہے کہ مسلح تصادم کے وقت غیر محاربین (شہریوں) کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے۔ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 190 اس حکم کی بنیاد فراہم کرتا ہے:

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ[5]

ترجمہ: اور جو لوگ تم سے بر سرِ پیکار ہے، ان سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو اور زیادتی نہ کرو، کہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

لَا تقتلُوا النِّسَاء وَالصبيان وَلَا الشَّيْخ الْكَبِير وَلَا من أَلْقى السّلم[6]

ترجمہ: عورتوں، بچوں اور **ضعیف العمر بوڑھے** کو قتل نہ کرنا اور اس کو بھی جو صلح کی پیشکش کرے۔

لہٰذا جو ضعیف العمر بوڑھے جنگ میں شریک نہ ہو قرآن کریم کی رُو سے ان کو جنگی کاروائیوں میں نشانہ بنانے سے مستثنیٰ رکھا جائے گا۔

احادیث رسول ﷺ سے مستنبط ضعیف العمر افراد سے متعلق جنگی اخلاقیات

اسلامی قانون جنگ کا دوسرا ماٰخذ رسول اللہ ﷺ کے احادیث مبارکہ ہے، جس میں ضعیف العمر لوگوں کی جنگی اخلاقیات سے متعلق کثیر دلائل واحکامات میں سے چند بطور نمونہ نقل کی جاتی ہیں:

نمبر 1: ولا تقتُلوا شيخاً فانياً ولا طفلاً ولا صغيراً ولا امرأةً[7]

ترجمہ: کسی **ضعیف العمر بوڑھے**، چھوٹے بچے اور عورت کو قتل نہ کرو۔

نمبر 2: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ، وَالشَّيْخِ الْكَبِيرِ الَّذِي لَا حَرَاكَ بِهِ[8]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ عورتوں، بچوں اور ایسے **ضعیف العمر بوڑھوں** کے قتل سے منع فرمایا جن میں کسی کو قتل کرنے کی سکت نہ ہو۔

نمبر3:   كان ينْهى عَنْ قَتْلِ الْمَرْأَةِ، وَالشَّيْخِ الْكَبِيرِ[9]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ (جنگ میں) عورت اور **ضعیف العمر بوڑھے** کے قتل سے منع فرماتے تھے۔

نمبر4:   كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقْتَلَ فِي دَارِ الْحَرْبِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالصَّغِيرُ وَالْمَرْأَةُ[10]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ دار الحرب میں **ضعیف العمر بوڑھے**، بچے اور عورت کے قتل کو ناپسند فرماتے۔

نمبر5:   كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً يَقُولُ: لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا كَبِيرًا[11]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر کو روانہ کرتے تو ہدایت دیتے کہ کسی **ضعیف العمر بوڑھے** کو قتل نہ کرنا۔

نمبر6:   عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ: انْطَلِقُوا بِاسْمِ اللهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا طِفْلًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا شَيْخًا كَبِيرًا[12]

ترجمہ: سیدنا علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مسلمانوں کسی لشکر کو مشرکین کی جانب بھیجتے تو فرماتے کہ اللہ کے نام سے جاؤ اور پھر یہ نصیحت فرماتے کہ کسی کم سن بچے، عورت اور **ضعیف العمر بوڑھے** کو قتل نہ کرنا۔

رسول اللہ ﷺ نے غزوہ موتہ کے لئے اسلامی لشکر بھیجتے وقت بعینہ یہی نصیحت فرمائی تھی[13]۔

نمبر7: جب بنو قریظہ نے اس شرط پر خود کو رسول اللہ ﷺ کے حوالے کیا کہ ہمارے متعلق فیصلہ سیدنا سعد بن معاذؓ کریں گے، تو سیدنا معاذؓ ان الفاظ کے ساتھ فیصلہ سنایا:

فَقَالَ تُقْتَلُ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذُرِّيَّتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ عَلَيْهِمْ بِحُكْمِ اللهِ[14]

ترجمہ: (سیدنا سعد بن معاذؓ نے) فرمایا کہ ان کے جنگ کے قابل افراد کو قتل کیا جائے اور بچوں کو قیدی بنایا جائے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان کا فیصلہ کیا ہے۔

سیدنا سعد بن معاذؓ نے صرف جنگ کے قابل افراد کے قتل کا فیصلہ فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے اسے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق قرار دیا اور ظاہر ہے **ضعیف العمر بوڑھے** جنگ کے قابل نہیں ہوتے۔

مندرجہ بالا احادیث سے واضح طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایسے ضعیف العمر بوڑھے جو جنگ میں شریک نہ ہوں ان کو جنگ میں نشانہ بنانا شریعت کی رو سے ناجائز ہے۔

آثار صحابہؓ سے مستنبط ضعیف العمر افراد سے متعلق جنگی اخلاقیات

ذیل کے سطور میں ضعیف العمر افراد سے متعلق جنگی اخلاقیات کا صحابہ کرامؓ اور خصوصاً خلفائے راشدین کے عمل کی روشنی میں جائزہ لیا جائے گا:

نمبر1: سیدنا ابو بکرؓ جب کسی جہادی مہم پر لشکر کو روانہ کرنتے تو دس نصیحتیں فرماتے، جن میں یہ الفاظ بھی شامل ہوتے تھے:

لَا تَقْتُلَنَّ امْرَأَةً، وَلَا صَبِيًّا، وَلَا كَبِيرًا هَرِمًا[15]

ترجمہ: کسی عورت، بچے یا **ضعیف العمر بوڑھے** کو قتل نہ کرو۔

نمبر2: امام مالکؒ نے اپنی کتاب المدونۃ میں سیدنا عمر بن الخطاب کی لشکر کو کی گئی یہی نصیحت نقل کی ہے:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَقْتُلُوا هَرِمًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا وَلِيدًا[16]

ترجمہ: سیدنا عمر بن الخطاب سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ **ضعیف العمر بوڑھے**، عورت اور بچے کو قتل نہ کرنا۔

نمبر3: سیدنا ثوبانؓ نے جب ایک شخص کو جہاد کے ارادے سے نکلتے دیکھا تو انہیں ان الفاظ کے ساتھ نصیحت کی:

ولا تغلل إن غنمت، ولا تقتلن شيخا كبيرا، ولا صبيا صغيرا[17]

ترجمہ: اگر غنیمت مل جائے تو اس میں خیانت نہ کرنا، کسی **ضعیف العمر بوڑھے** یا چھوٹے بچے کو قتل نہ کرنا۔

اقوال فقہاء اور ضعیف العمر افراد سے متعلق جنگی اخلاقیات

فقہائے مالکیہ کا مذہب: امام مالک بن انسؒ بھی یہی فرماتے ہیں:

لَا يُقْتَلُونَ يَعْنِي الرُّهْبَانَ وَالشَّيْخَ الْكَبِيرَ[18]

ترجمہ: راہبوں اور ضعیف العمر بوڑھوں کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

فقہائے حنابلہ کا مسلک: مشہور حنبلی فقیہ محمد بن قدامہؒ ضعیف العمر بوڑھے کے دوران جنگ قتل کے استثنیٰ پر الگ فصل قائم کیا ہے اور اس کو احناف، مالکیہ اور حنابلہ کا مشترکہ قول قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

لَا تُقْتَلُ امْرَأَةٌ، وَلَا شَيْخٌ فَانٍ وَبِذَلِكَ قَالَ وَمَالِكٌ وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ[19]

ترجمہ: عورت اور **ضعیف العمر بوڑھے** کو قتل نہیں کیا جائے گا اور یہی امام مالک، اصحاب الرائے (احناف) کا قول ہے۔

فقہائے احناف کا مذہب: امور جنگ کے ماہر فقیہ علامہ سرخسی جنگ میں کسی بھی طرح شریک نہ ہونے والوں کے متعلق فرماتے ہیں:

لَا يَنْبَغِي أَنْ يُقْتَلَ النِّسَاءُ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَلَا الصِّبْيَانُ وَلَا الْمَجَانِينُ وَلَا الشَّيْخُ الْفَانِي[20]

ترجمہ: اہل حرب میں سے عورتوں، بچوں، مجنون اور **ضعیف العمر بوڑھوں** کو قتل کرنا جائز نہیں۔

مشہور حنفی فقیہ علامہ کاسانی "جنگ میں کس کا قتل جائز اور کس کا قتل جائز نہیں" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

فَلَا يَحِلُّ فِيهَا قَتْلُ امْرَأَةٍ وَلَا صَبِيٍّ وَلَا شَيْخٍ فَانٍ[21]

ترجمہ: پس عورت، بچے اور **ضعیف العمر بوڑھے** کا قتل کرنا جائز نہیں۔

صاحب ہدایہ نے ان افراد کا تذکرہ کیا ہے جن کو مسلح تصادم میں استثنیٰ حاصل ہے اور پھر ان کو نہ قتل کرنے کی علت بھی بیان کرتے ہیں:

ولا يقتلوا امرأة ولا صبيا ولا شيخا فانيا ولا مقعدا ولا أعمى لأن المبيح للقتل عندنا هو الحراب ولا يتحقق منهم[22]

ترجمہ: عورتوں، بچوں، ضعیف العمر افراد، جنگ میں حصہ نہ لینے والے اور اندھوں کو قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ ہمارے نزدیک قتل کے مباح ہونے کی وجہ لڑنا اور جنگ کرنا ہے، جو ان سے متحقق نہیں ہوا۔

علامہ سرخسیؒ پھر اس حکم کو مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فَأَمَّا الشَّيْخُ الْفَانِي الَّذِي لَا يَكُونُ مِنْهُ الْقِتَالُ وَلَا يُعِينُ الْمُقَاتِلِينَ بِالرَّأْيِ وَلَا يُرْجَى لَهُ نَسْلٌ فَإِنَّهُ لَا يُقْتَلُ[23]

ترجمہ: پس وہ شیخ فانی جس سے قتال کا امکان نہ ہو، نہ وہ مقاتلین کی اپنی رائے کے ذریعے مدد کر رہا ہو اور نہ اس سے نسل بڑھانے کی امید ہو تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

علامہ ابو بکر جصاص بھی ضعیف العمر افراد کو حاصل استثنیٰ کے متعلق یہی تفصیل بیان کرتے ہیں:

أما الشيخ الفاني فإنا نقتله إذا كان ذا رأي في الحرب أو كان كامل العقل وقد قتل ابن الدغنة دريد بن الصمة يوم حنين، وكان شيخًا فانيًا، فلم ينكره النبي ﷺ[24]

ترجمہ: یہی بات بوڑھوں کی، تو ہم انہیں قتل کرنا جائز سمجھتے ہیں، جب وہ جنگ میں رائے دیں یا کامل العقل ہوں، ابن دغنہ اور درید بن الصّمہ کو حنین میں قتل کیا گیا تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کے قتل پر کوئی نکیر نہیں فرمائی تھی۔

علامہ طحاوی نے درید بن الصمّہ کے واقعہ سے استدلال کیا ہے، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

درید بن الصمّہ غزوہ حنین میں ہوازن کی طرف سے شریک تھا۔ اس کی عمر سو سال سے اوپر تھی اور ضعیف العمری کی وجہ سے چارپائی پر پڑے میدان جنگ میں لایا گیا تھا۔ غزوہ حنین کے اختتام پر درید بن الصمّہ ایک گروہ کو لے کر اوطاس میں قلعہ بند ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ابو عامر اشعری کو چند سواروں کے ساتھ ان کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ دونوں فوجوں میں لڑائی ہوئی۔ دُرید ایک اونٹ پر ہودج میں بیٹھا لشکر کو مشورے دے رہا تھا کہ ربیعہ بن رفیع السلمی نے اس کو قتل کر دیا[25]۔

اس واقعہ سے علامہ سرخسی اور علامہ طحاوی کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ ضعیف العمر افراد کو مسلح تصادم میں تحفظ تب حاصل ہو گا جب وہ جنگ سے مکمل بے تعلق ہوں۔ اگر وہ کسی بھی طرح سے جنگ میں شریک ہوں، چاہے مشورے دینے کی حد تک ہی کیوں نہ ہو، تو ان کو قتل کرنا جائز ہو گا۔ البتہ جو معمر افراد جنگ سے مکمل بے تعلق ہوں، ان کے متعلق ائمہ کا اتفاق ہے کہ ان کو تحفظ حاصل ہو گا اور انہیں قتل نہیں کیا جائے گا۔

نتائج وتجاویز

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسلامی قانونِ سیر اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں ضعیف العمر افراد کو مسلح تصادم کی صورت میں شرعی و قانونی تحفظ حاصل ہے۔ موجودہ دور میں عورتوں اور بچوں کے علاوہ ضعیف العمر بوڑھوں کے خلاف جس طرح سے جنگی جرائم پیش آ رہے ہیں، لہٰذا اس کے روک تھام کے لئے ضروری ہے کہ ضعیف العمر بوڑھوں کو مسلح تصادم کے وقت ہر قسم کے تشدد سے بچانے کے لئے اسلامی قانونِ سیر اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت شامل دفعات پر علمدرآمد یقینی بنایا جائے تاکہ معاشرے کے اس قیمتی سرمایہ کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔

حواشی وحوالہ جات

1 *Geneva convention, ,additional protocol 1,article:49*

2 *Geneva convention ,additional protocol 1,article:48*

3 *Geneva convention IV, article:14, para:1*

4 *Geneva convention IV, article:17*

5 سورۃ البقرۃ، 2: 190

6 السیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، الدر لمنثور (بیروت، دارالفکر، ت ن) 1 : 493

7 ابوداؤد، سلیمان بن داؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی دعاء المشرکین، (بیروت، دارالرسالۃ، 2009ء) حدیث نمبر: 2614

8 ابن ابی شیبۃ، عبداللہ بن محمد، المصنف، کتاب السیر، باب من ینہی عن قتلہ فی دارالحرب، (الریاض، مکتبۃ الرشد، 2009ء) حدیث نمبر: 33135

9 نفس مصدر، حدیث نمبر: 33133

10 نفس مصدر، حدیث نمبر: 33123

11 الطحاوی، احمد بن محمد، شرح معانی الآثار، کتاب السیر، باب الشیخ الکبیر ہل یقتل ؟، (بیروت، عالم الکتب، 1994ء) حدیث نمبر: 5184

12 البیہقی، احمد بن الحسین، السنن الکبریٰ، کتاب السیر، باب ترک قتل من لا قتال فیہ، (بیروت، دارالکتب العلمیۃ، 2003ء) حدیث نمبر: 18155

13 نفس مصدر، حدیث نمبر: 18156

14 البیہقی، احمد بن الحسین ودلائل النبوۃ، (بیروت، دارالکتب العلمیۃ، 2005ء) 4: 18

15 امام مالک، مالک بن انس، المؤطا، کتاب الجہاد، النہی عن قتل النساء والصبیان فی الغزو، (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، 2002ء) حدیث نمبر: 1627

16 البیہقی، احمد بن الحسین، السنن الکبریٰ، کتاب السیر، باب من اختار الکف والتحریق، (بیروت، دارالکتب العلمیۃ، 2003ء، حدیث نمبر: 18125

17 ابن عساکر، علی بن الحسین، تاریخ دمشق، (بیروت، دارالفکر، 2005ء) 27: 404

18 امام مالک، مالک بن انسؒ، المدونۃ، (بیروت، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 1994ء) 1: 500

19 ابن قدامۃ، احمد بن محمد، المغنی، ۹ : ۳۱۱، (القاہرۃ، مکتبۃ القاہرۃ،، 1968ء) 9 : 311

20 السرخسیؒ، احمد بن محمد، السیر الکبیر، (الشرکۃ الشرقیۃ للاعلانات، 1971ء)، 1415

21 الکاسانی، ابوبکر بن مسعود، بدائع الصنائع، (دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 1986ء) 7 : 101

22 المرغینانی، علی بن ابی بکر، الہدایۃ، (بیروت، داراحیاء التراث العربی، ت ن)، 2 : 380

23 السرخسیؒ، احمد بن محمد، السیر الکبیر، (الشرکۃ الشرقیۃ للاعلانات، 1971ء)، 1417

24 الجصاص، احمد بن علی، شرح مختصر الطحاوی، (دارالبشائر الاسلامیۃ، 2010ء)، 6 : 123

25 الطبری، محمد بن جریر، تاریخ الطبری، (بیروت، دارالتراث، 1987ء)، 3 : 79